اسلام اور منشیات

مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب

اوگی ہزارہ

زیرِ مطالعہ مضمون مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب کا تحقیقی مقالہ ہے۔ جوانہوں نے بنوں فقہی کانفرنس کے موقع پر خود ہی پیش کیا تھا۔ چونکہ یہ قیمتی مضمون اب تک المباحث الاسلامیہ یا دیگر کسی کتاب ورسالے کے صفحات کی زینت بننے کا موقع نہ پا سکا تھا۔ اس لئے قارئین المباحث کے لئے حضرت کا یہ قیمتی مقالہ استفادۂ عام کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ نیز بنوں فقہی کانفرنس کے تمام گراں قدر مضامین کو استفادۂ عام کے لئے کتابی شکل میں جلد منظرِ عام پر آنے کی بھی خوشخبری دی جاتی ہے۔ (ادارہ......)

آج کے اس دور میں جس طرح بعض دوسرے مسائل ملک وملت کے لئے تباہ کن ہیں اس طرح ''منشیات'' کا مسئلہ بھی کسی طرح سے کم نہیں۔ اس مسئلہ نے سنگین صورت حال اختیار کی ہے۔ جس سے نوجوان نسل تباہ ہو رہی ہے۔

منشیات کی روک تھام کے لئے ذرائع ابلاغ عامہ کے تمام وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔ دنیا کا ہر ملک اس سلسلے میں کسی نہ کسی حد تک پریشان ہے کہ نوجوان نسل کو اس بے راہروی سے کیسے بچایا جائے۔ ہر ملک میں استعمال ہونے والی نشہ آور شے کی قسم، کوالٹی اور ساخت الگ ہے۔ مگر ہیروئن، حشیش، افیون، مارفیا، چرس اور گانجا جیسی چند ایک منشیات دنیا بھر میں یکساں طور پر پہچانی جاتی ہیں۔ پھر مختلف ملکوں میں ان کے نام الگ اور مارکیٹ بھی الگ الگ ہیں۔ کہیں ان کو راکٹ، کہیں فلائنگ ہارس، چیمپئن اور گولی کے ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ پھر ان کے بیچنے والے بھی اپنی طرف سے خاص خاص فقرے استعمال کرتے ہیں۔ جو صرف ان کے کاروباری ہی سمجھ سکتے ہیں۔ یہ کوڈ زبان ہر ملک میں الگ سے ترتیب دی جاتی ہے۔ جب کبھی ان اشارات اور کوڈ ورڈز سے پولیس اور انتظامیہ باخبر ہوتی ہے تو یہ دوسرے الفاظ متعارف کرا لیتے ہیں۔

منشیات کے طور طریقے ہر ملک میں الگ ہیں اور ان کا انحصار زیادہ تر وہاں کے جغرافیائی حالات پر ہے۔ مثلاً پاکستان اور بھارت میں افیون گولیوں کی شکل میں کھائی جاتی ہے۔ جرمنی، تھائی لینڈ اور ہانگ کانگ میں تمباکو یا سگریٹ میں استعمال کی جاتی ہے۔ اور آسٹریلیا میں اس کو مائع حالت میں ٹیکے کی صورت میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ فرانس، کوریا اور ناروے میں ہیروئن کو انجکشن کی صورت میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جب کہ دنیا کے باقی حصوں میں اس کے مائع کو سگریٹ یا تمباکو کے ساتھ ملا کر پھیپھڑوں میں لے جایا جاتا ہے اور اکثر پاؤڈر کی شکل میں بھی اس کی خدمات مستعار لی جاتی ہیں۔

منشیات کے عادی مرد اور عورتیں:۔

یہ ثابت ہو چکا ہے کہ کئی ممالک میں عورتیں اور لڑکیاں بھی منشیات کا استعمال کرتی ہیں۔ایک اندازے کے مطابق سعودی عرب اور کویت کے علاوہ مشرق وسطیٰ کے تمام ملکوں میں مجموعی طور پر مردوں کے مقابلے میں پانچ فیصد لڑکیاں منشیات کی لعنت میں مبتلا ہیں۔ بلکہ ایک محتاط اندازے کے مطابق ان عورتوں یا لڑکیوں کی تعداد بھی اسرائیل اور بیروت کے علاقوں میں محسوس کی گئی ہے۔بائیس سال قبل کوریا کے منشیات میں ملوث کل افراد کا چالیس فیصد عورتوں پر مشتمل تھا، معلوم نہیں کہ اب اس کا کیا تناسب ہوگا؟ جب کہ برازیل کا بھی یہی حال ہے اور امریکہ میں بھی یہ تناسب اٹھارہ سے بیس فیصد تک ہے اور نیوزی لینڈ اور سوئیزرلینڈ میں عورتوں کا تناسب منشیات استعمال کرنے والے مردوں کے مقابلے میں سب سے زیادہ ہے۔

منشیات کے عادی طبقات:۔

عام طور پر نوجوان نسل منشیات کی زد میں ہے۔نوجوان نسل سکول، کالج کے طلباء بھی شامل ہیں۔نشہ آور اشیاء کے استعمال کرنے والوں میں گاڑیوں کے ڈرائیور، کنڈیکٹر، تانگہ بان، میڈیکل سٹورز کے ملازمین، باورچی، ہوٹلوں کے نوکر اور بعض دوسرے لوگوں میں رجحان پایا جاتا ہے۔بعض اگر خود استعمال کرنے کے عادی نہیں تو سمگلر بن کر مختلف ذرائع سے مختلف مقامات تک پہنچانے میں مصروف ہوتے ہیں۔

شراب اور دیگر منشیات کا اصل مدار اور حرمت شراب کے تدریجی احکام:۔

حرمت شراب کے سلسلے میں سب سے پہلی آیت یہ نازل ہوئی کہ

یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیھمااثم کبیر و منافع للناس واثمھما اکبر من نفعھما.

ترجمہ:۔لوگ آپ سے شراب اور قمار کی نسبت دریافت کرتے ہیں۔آپ فرما دیجئے کہ ان دونوں (چیزوں کے استعمال) میں گناہ کی بڑی بڑی باتیں بھی (پیدا ہو جاتی) ہیں۔اور لوگوں کو (بعضے) فائدے بھی ہیں اور (وہ) گناہ کی باتیں ان فائدوں سے زیادہ بڑھی ہوئی ہیں (اس لئے دونوں قابل ترک ہیں) (معارف القران صفحہ۵۲۱ جلد۱)

ابتدائے اسلام میں عام رسوم جاہلیت کی طرح شراب خوری بھی عام تھی۔جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ میں بھی شراب اور قمار یعنی جوا کھیلنے کا رواج تھا۔حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور چند انصاری صحابہؓ اسی احساس کی بنا پر حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ شراب اور قمار انسان کی عقل کو خراب اور مال کو برباد کرتے ہیں۔اس بارے میں کیا حکم ہے تو یہ آیت نازل ہوئی۔

آیت میں صاف طور پر شراب کو حرام تو نہیں کیا گیا مگر اس کی خرابیاں اور مفاسد بیان کر دیئے گئے کہ شراب کی وجہ سے انسان

بہت سے گناہوں اور خرابیوں میں مبتلا ہوسکتا ہے۔ گویا شراب کو چھوڑنے کے لئے ایک مشورہ دیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہ تو اس مشورہ ہی کو قبول کر کے اسی وقت شراب کو چھوڑ بیٹھے اور بعض نے یہ خیال کیا کہ اس آیت نے شراب کو حرام تو نہیں کیا، بلکہ مفاسد دینی کا سبب بننے کی وجہ سے اس کو سبب گناہ قرار دیا ہے۔ ہم اس کا اہتمام کریں گے کہ وہ مفاسد واقع نہ ہوں تو پھر شراب میں کوئی حرج نہیں۔ اس لئے پیتے رہے یہاں تک کہ ایک دفعہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ نے چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہ کی دعوت کی۔ کھانا کھانے کے بعد حسب دستور شراب پی گئی۔ اسی حال میں نماز مغرب کا وقت آ گیا سب نماز کے لئے کھڑے ہوگئے تو ایک صاحب کو امامت کے لئے آگے بڑھایا۔ انہوں نے نشہ کی حالت میں جو تلاوت شروع کی تو سورۃ قل یا ایھالکفرون کو غلط پڑھا۔ اس پر شراب سے روکنے کے لئے دوسرا قدم اٹھایا گیا۔ اور یہ آیت نازل ہوئی۔

یا ایھا الذین امنو الاتقربو الصلواۃ وانتم سکاری(النساء)

ترجمہ:۔اے ایمان والوں تم نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ۔

اس آیت میں خاص اوقات نماز میں شراب کو قطعی طور پر حرام کر دیا گیا۔ باقی اوقات میں اجازت رہی۔ اس سے بھی بعض حضرات نے شراب کو بالکل ترک کر دیا کہ جب نشہ کی حالت میں نماز کی ممانعت ہوگئی تو ایسی چیز کے پاس نہ جانا چاہیے۔ جو انسان کو نماز سے محروم کر دے۔ مگر چونکہ علاوہ اوقات نماز کے شراب کی حرمت صاف طور پر اب بھی نازل نہیں ہوئی تھی اس لئے کچھ حضرات اب بھی اوقات نماز کے علاوہ دوسرے اوقات میں پیتے رہے یہاں تک کہ ایک واقعہ پیش آیا۔

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نے چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہ کی دعوت کی جن میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ بھی شامل تھے۔ کھانے کے بعد حسب دستور شراب کو دور چلا۔ نشہ کی حالت میں عرب کی عام عادت کے مطابق شعرو شاعری اور اپنے اپنے مفاخر کا بیان شروع ہوا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہنے ایک قصیدہ پڑھا۔ جس میں انصار مدینہ کی ہجو اور اپنی قوم کی مدح وثناء تھی۔ اس پر ایک انصاری نوجوان کو غصہ آ گیا۔ اور اونٹ کے جبڑے کی ہڈی سعد رضی اللہ تعالی عنہ کے سر پر دے ماری جس سے ان کو شدید زخم آ گیا حضرت سعد رضی اللہ تعالی عنہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس انصاری جوان کی شکایت کی۔ اس وقت آنحضرت ﷺ نے دعا فرمائی۔

اللھم بین لنا بیاناًشافیاً

یا اللہ تعالی شراب کے بارے میں ہمیں کوئی واضح بیان اور قانون عطا فرماوے۔

اس پر شراب کے متعلق تیسری آیت نازل ہوئی جس میں شراب کو مطلقاً حرام قرار دے دیا گیا۔ آیت درج ذیل ہے۔

یا ایھا الذین امنو انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون ○ انما یرید الشیطن ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن

الصلوۃ فهل انتم منتهون(المائدہ)

ترجمہ:۔یعنی اے ایمان والوں الگ الگ بات یہی ہے۔کہ شراب اور جوا اور بت اور جوئے کے تیر یہ سب گندی باتیں شیطانی کام ہیں۔سو اس سے بالکل الگ الگ رہو تا کہ تم کو فلاح ہو۔شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے آپس میں بغض اور عداوت پیدا کردے۔اور اللہ تعالی کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے۔سو کیا اب بھی باز آؤ گے۔

شراب کی حرمت تدریجی طور پر نازل کرنے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ عمر بھر کی عادت خصوصا نشہ کی عادت کو چھوڑ دینا انسانی طبیعت پر انتہائی شاق اور گراں ہوتا ہے۔علماء نے فرمایا:

فطام العادة اشد من فطام الرضاعة.

بچے کو ماں کا دودھ چھوڑنے کی نسبت عادت کا چھوڑنا سخت ہوتا ہے۔

شراب کی حرمت میں یہ آیت قطعی ہے۔نبی اکرم ﷺ نے شراب کے بارے میں سخت وعیدیں عذاب کی بتلائیں۔شراب کو"ام الخبائث"ام الفواحش کہا گیا ہے۔ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ شراب اور ایمان جمع نہیں ہو سکتے۔

حضرات انس رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے شراب کے بارے میں دس آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے۔

۱)نچوڑنے والا ۲)بنانے والا ۳)پینے والا ۴)پلانے والا ۵)اس کو لادکر لانے والا

۶)جس کے لئے لائی جائے ۷)اس کا بیچنے والا ۸)اس کا خریدنے والا ۹)اس کو ہبہ کرنے والا

۱۰)اس کی آمدنی کھانے والا۔

اور پھر صرف زبانی تعلیم و تبلیغ پر اکتفاء نہیں فرمایا،بلکہ عملی اور قانونی طور پر اعلان فرمایا کہ جس کے پاس کسی قسم کی شراب موجود ہو اس کو فلاں جگہ جمع کردے۔(رواہ الترمذی)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے منادی نے مدینہ کی گلیوں میں یہ آواز دی کہ شراب حرام کردی گئی ہے تو جس کے ہاتھ میں جو برتن شراب کا تھا اس کو وہیں پھینک دیا،جس کے پاس کوئی سبو یا خم شراب کا تھا اس کو گھر سے باہر لاکر توڑ دیا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ اس وقت ایک مجلس میں دور جام کے ساقی بنے ہوئے تھے۔ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ،ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالی عنہ،ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ،سہیل رضی اللہ تعالی عنہ جیسے جلیل القدر صحابہ رضی اللہ تعالی عنہ موجود تھے۔منادی کی آواز کان میں پڑتے ہی سب نے کہا کہ اب یہ شراب سب گرادو۔اس کے جام و سبو توڑ دو۔

بعض روایات میں ہے۔کہ اعلان حرمت کے وقت جس کے ہاتھ میں جام شراب لبوں تک پہنچا ہوا تھا۔اس نے وہیں سے اس کو پھینک دیا۔مدینہ میں اس روز شراب اس طرح بہہ رہی تھی جیسے بارش کی رو کا پانی اور مدینہ کی گلیوں میں عرصہ دراز تک یہ حالت رہی

کہ جب بارش ہوتی تو شراب کی بو اور رنگ مٹی میں نکھر آتا تھا۔

شراب پر مکمل پابندی کی ضرورت:۔

پنجاب اسمبلی میں وقفہ سوالات کے دوران بتایا گیا کہ صوبہ میں گذشتہ مالی سال کے دوران لاہور، راولپنڈی، مری اور فیصل آباد کے ساتھ لائسنس یافتہ ہوٹلوں کو تقریباً ایک لاکھ تین ہزار گیلن شراب اور ساٹھ لاکھ ۷۳ ہزار لٹر بیئر فراہم کی گئی۔ شراب اور بیئر صرف غیر ملکیوں کو پرمٹ پر دی جاتی ہے۔ اگرچہ شراب خانہ خراب کی رسیا قیادت کے ہاتھوں میں ہم آدھا ملک گنوا بیٹھے مگر ابھی تک ہمارا بالائی طبقہ اس ام الخبائث پر مکمل پابندی کی مزاحمت کرتا چلا آرہا ہے اور قانون سازوں نے محض ایک مخصوص طبقے کی خوشنودی کے لئے چور دروازہ کھلا رکھ کر شراب کی تیاری اور فروخت کا اہتمام کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پنجاب میں صرف ایک سال کے دوران لاکھوں گیلن شراب اور بیئر قانونی طریقے سے ہوٹلوں کو فراہم کی گئی۔ غیر ملکی اور غیر قانونی طریقے سے آنے اور فروخت ہونے والی شراب اس کے علاوہ ہے۔ جو ظاہر ہے کہ لاکھوں گیلن میں ہوگی۔ یہ خبریں شائع ہو چکی ہیں کہ پاکستان سے گھی اور گندم بھارت سمگل کر کے اس کے بدلے میں شراب لائی جاتی ہے۔ ایک مسیح رکن اسمبلی نے اس سلسلے میں جو وضاحت کی ہے وہ بھی توجہ طلب ہے۔ ان کو کہنا ہے کہ ۷۵ فیصد شراب مسلمان ہی استعمال کرتے ہیں۔ البتہ اسے حاصل کرنے کے لئے غریب مسیحیوں کا نام استعمال ہوتا ہے۔ جن کے پرمٹ بنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ مسیحیت میں بھی شراب اس طرح حرام ہے جس طرح اسلام میں۔ یہ بات ہر لحاظ سے درست ہے کیونکہ ایک الہامی مذہب ہونے کی وجہ سے مسیحیت میں یہ ام الخبائث کسی صورت میں حلال نہیں ہوسکتی۔ اس حوالے سے یہ بات ہمارے لئے باعث شرم ہے کہ ایک مسلم معاشرے میں مذہبی اور قانونی طور پر حرام چیز کی تیاری اور فروخت جاری ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ اگر وہ شریعت بل منظور کرنے کے بعد قرآن اور سنت کو سپریم لاء بنانے کی تیاریاں کر رہی ہے تو پھر اسے شراب خانہ خراب اور اس طرح دیگر حرام اشیاء کی تیاری اور فروخت پر بھی پابندی عائد کرنی چاہیے۔

منشیات کا تاریخی پہلو اور اس کے مضر اثرات:۔

گذشتہ کئی سالوں سے عالمی سطح پر منشیات کے بڑھتے ہوئے استعمال کو روکنے کے لئے بھرپور کوششیں ہو رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں اقوام متحدہ کے عالمی ادارہ صحت کے ایک سروے کے مطابق امریکہ اور یورپ کے دوسرے بہت سے ممالک ۶۰ فیصد نوجوان بھنگ چرس ۱۶ فیصد کوکین اور ۸۰ فیصد دوسری زہریلی منشیات کے عادی ہیں۔ ۱۹۷۹ء میں ہیروئن پاکستان میں بہت کم تھی۔ اسی سال ایران میں اسلامی انقلاب آیا۔ اور افغانستان میں صورت حال نے نیا رخ بدلا۔ دونوں بارڈر بند ہوگئے اور اس کی اسمگلنگ کوئٹہ، کراچی اور لاہور کے راستے ہونے لگی۔ اس وقت پاکستان منشیات کے عادی افراد کی تعداد ۱۹۸۲ء میں ۳۰ ہزار تھی اور ۱۹۸۶ء میں ساڑھے چار لاکھ سے بھی تجاوز کر چکی تھی۔ ۱۹۸۹ء میں بیس لاکھ کے قریب تھی اور اب یہ تیس لاکھ سے بھی تجاوز کر رہی ہے۔ اقوام متحدہ کی ایک

رپورٹ کے مطابق پاکستان میں اس وقت چالیس لاکھ کے قریب منشیات کے عادی لوگ ہیں۔ جس میں زیادہ پندرہ سال سے ۲۳ سال تک نوجوان شامل ہیں۔ ہیروئین کا زہر معاشرے کو گھن کی طرح چاٹ رہا ہے۔ اس کا بنیادی سبب مذہب سے بیگانگی روایات سے انحراف، ذہنی مردگی، مالیاتی اثرات، دبی ہوئی خواہشات، احساس کمتری، احساس ناکامی اور سب سے اہم پڑھے لکھے نوجوانوں میں بے روزگاری کا مسئلہ ہے۔ اس کے علاوہ زیادہ مشقت خوراک کی کمی و مہنگائی، معاشی عدم تحفظ، بھاری کام اور خستہ رہائشی سہولتیں کچھ ایسے عوامل ہیں۔ جن کی وجہ سے منشیات کے استعمال میں اضافہ ہو رہا ہے۔

افیون، مارفین، ہیروئن جسم کے ہر حصے پر اثر انداز ہوتی ہے مگر دماغ، آنکھ اور معدے پر اس کے اثرات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ ان لوگوں میں اکثر دائمی قابض، آنکھ کی پتلی کا چھوٹا ہونا، عمل تنفس کا کم ہونا اور نیند کا آنا جیسی شکایات پائی جاتی ہیں۔ اس سے نیند کا زیادہ آنا، درد کی شدت میں کمی، موڈ میں تبدیلیاں اور ذہنی طور پر پریشان کن صورت حال پیدا ہوتی ہے بلکہ تمام احساسات جیسا کہ دیکھنے سننے محسوس کرنے میں کمی ہو جاتی ہے۔ یہ مریض کی ذہنی کیفیت کو بدل دیتی ہے۔ جس کی وجہ سے مریض درد کے احساس کو محسوس نہیں کر سکتا۔ منشیات کے عادی لوگوں میں دل کا دورہ بغیر درد کے پڑتا ہے تو وہ جان لیوا ثابت ہوتا ہے۔

حاملہ عورتوں کو منشیات اور نشہ آور ادویات کے استعمال سے ان کے بچوں پر گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں جو مائیں نشہ کرتی ہیں ان کے بچوں میں پیدائشی نقائص یعنی معذور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ بہت سے بچے ماں کے پیٹ میں ہی مر جاتے ہیں۔ ایسی ماؤں میں کم وزن بچوں کی پیدائش کی شرح بہت زیادہ ہے۔ منشیات کے استعمال میں کوکین کا استعمال بھی بڑھتا جا رہا ہے۔ کوکین فیشن ایبل نشہ سمجھا جاتا ہے۔ اس کا زیادہ استعمال جرمنی اور امریکہ میں ہو رہا ہے۔ ایک بین الاقوامی ایڈز کانفرنس میں ایک امریکی ماہر ڈان ڈینس چارلس نے بتایا کہ کوکین کے انجکشن کے ذریعے ایڈز کا وائرس پیدا ہو سکتا ہے۔ جنوبی امریکہ میں ایڈز کے پہلے شکار ایسے افراد ہوئے جنہوں نے کوکین ٹیکے استعمال کئے۔ امریکی ماہر کا کہنا ہے کہ اس وقت امریکہ میں ۶۱۶۰۰ افراد ایڈز کے مریض ہیں۔ ان میں ۲۵ فیصد نشہ کرنے والے ہیں۔ یورپ میں ۱۲۵۰۰ ایڈز کے مریضوں میں ۳۰ فیصد نشہ کرنے والے ہیں۔ ماہرین کے متعلق نشہ کرنے والوں میں ایڈز کا مرض بڑھ رہا ہے۔ (بحوالہ ڈاکٹر اظہر مسعود بھٹی)

منشیات کے انسداد کی ٹاسک فورس کے سربراہ اور انسداد منشیات کے ڈویژن کے سیکرٹری میجر جنرل صلاح الدین ترمذی نے کہا ہے۔ کہ پاکستان میں منشیات کے عادی افراد کی تعداد ۳۰ لاکھ سے زیادہ ہے اور منشیات کے عادی لوگوں میں اکثریت نوجوانوں کی ہے جن کی عمر ۱۷ اور ۳۰ سال کے درمیان ہے وہ پیر کے روز یہاں انسداد منشیات کے عالمی دن کے موقع پر تقریب میں اظہار خیال کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان نے منشیات کی لعنت کے خاتمے کے لئے ماسٹر پلان تیار کر لیا ہے۔ جس پر اس سال عمل درآمد شروع ہوگا۔ تاہم اس پلان کی کامیابی کے لئے اقوام متحدہ اور دوسرے ممالک کے تعاون کی ضرورت ہے۔ میجر جنرل ترمذی نے کہا کہ پاکستان نے انسدادی منشیات کے لئے ٹھوس اقدامات کئے ہیں۔ اور موجودہ حکومت نے انسدادی منشیات کا ۱۹۹۵ء کا آرڈیننس جاری کیا

ہے۔جس کے تحت منشیات کے سمگلروں کو سزائے موت دی جاسکتی ہے۔اور منشیات سے کمائی ہوئی جائیدادوں کو ضبط کیا جاسکتا ہے۔ تقریب میں اقوام متحدہ کے ادارے برائے انسداد منشیات کے پاکستان نمائندے رابرٹ انگلینڈ نے تقریب میں انسداد منشیات کے عالمی دن کے موقع پر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی کا پیغام پڑھ کر سنایا۔(نوائے وقت ۲۷ جون ۱۹۹۵ء)

پاکستان میں سگریٹ نوشی کا رجحان خطرناک حد تک بڑھ گیا ہے۔ پاکستان میں سگریٹ نوشی کے رجحان میں دن بدن خطرناک حد تک اضافہ ہو رہا ہے۔اور پاکستان عوام ہر سال ۲۳ ارب روپے سگریٹ نوشی پر پھونک دیتے ہیں۔سروے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اگر پاکستان میں سگار پائپ اور حقہ وغیرہ کے ذریعے تمباکو نوشی کے اعداد و شمار کو بھی شامل کر لیا جائے تو صورت حال مزید بھیانک ہو جاتی ہے۔ایک سروے کے مطابق صرف پاکستان میں سال ۹۳-۱۹۹۲ء کے دوران مختلف براڈ کے ۱۳۰ ارب سگریٹ تیار کئے گئے۔تنظیم عالمی صحت کی ایک رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں تمباکو نوشی کے رجحان میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ترقی پذیر ممالک میں ۴۱ فیصد لوگ سگریٹ نوشی کرتے ہیں۔رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں ۵۰ کروڑ افراد سگریٹ نوشی کی وجہ سے قبل از وقت موت کی وادی میں چلے جائیں گے۔تمباکو نوشی سے پھیپڑوں کے کینسر کی شکایات عام ہیں بلکہ ۹۷ فیصد پھیپڑوں کا سرطان تمباکو نوشی سے ہوتا ہے۔رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ تمباکو نوشی سے ہر سال تین کروڑ افراد ہلاک ہو جاتے ہیں۔تمباکو نوشی کے نقصانات کا شور بڑھنے کے باوجود لوگوں میں اس کے استعمال کے رجحان میں کوئی کمی نہیں آرہی۔تمباکو نوشی سے صرف اس کے استعمال کرنے والے،ان کے قریب رہنے والوں کی زندگی بھی خطرات میں گھری رہتی ہے۔رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ۱۹۵۰ سے ۲۰۰۰ء تک مرنے والے تمام افراد میں سے ساڑھے بارہ فیصد تمباکو نوشی سے ہلاک ہوں گے۔(نوائے وقت ۱۸ جون ۱۹۹۵ء)

فرانسیسی حکومت سگریٹ نوشوں سے تنگ آگئی۔

سگریٹ نوشی پر مکمل پابندی ناممکن ہے۔درمیانہ حل قابل قبول ہو سکتا ہے۔(ماہرین)، پیرس، انٹرنیشنل ڈیسک، فرانسیسی حکومت نے تنگ آکر سگریٹ نوشوں کے لئے ایک اور مجوزہ قانون کا خاکہ تیار کیا ہے جس کے تحت دفتروں، عوامی اجتماعات کی جگہوں پر تمباکو نوشی کرنا منع ہوگی۔لیکن ان جگہوں پر مخصوص مقامات پر سگریٹ نوشی کرنے کی اجازت ہوگی تاکہ دوسرے لوگ سگریٹ نوشوں کے اثرات سے دور رہ سکیں۔یہی قانون کیفے ریستورانوں اور ہوٹلوں میں بھی رائج ہوگا۔ماہرین کا کہنا ہے کہ سگریٹ نوشی پر مکمل پابندی قائم کرنا نہ تو ممکن ہے اور نہ ہی فطری اس لئے درمیانہ او قابل قبول حس ڈھونڈنے سے مسئلہ حل ہونے کی توقع ہے۔(نوائے وقت ۲۳ نومبر ۱۹۹۲ء)

فتویٰ دیتا ہوں کہ تمباکو نوشی بھی حرام ہے۔(ڈاکٹر غلام مرتضیٰ)

اسلام آباد(وقائع نگار) پیر کے روز یہاں انسداد منشیات کے عالمی دن کے موقع پر ممتاز مذہبی سکالر ڈاکٹر غلام مرتضیٰ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ میں صدر فاروق احمد خان لغاری کی موجودگی میں یہ فتویٰ دیتا ہوں کہ تمباکو نوشی بھی حرام ہے۔انہوں نے

کہا کہ اس سے پہلے تمباکو نوشی کو مکروہ قرار دیا جاتا رہا ہے میں آج یہ فتویٰ دیتا ہوں کہ تمباکو نوشی حرام ہے، انہوں نے صدر سے کہا کہ تمباکو نوشی کی ٹی وی اور ذرائع ابلاغ میں تشہیر کی ممانعت کی جائے۔ (نوائے وقت ۲۷ جون ۱۹۹۵ء)

نشہ آور اور مضر چیزوں سے شریعت نے منع فرمایا ہے۔

نبی کریم ﷺ کو خداوند تعالیٰ نے کامل دین عطا فرما کر پوری انسانیت کے لئے ہادی بنا کر بھیجا۔

آپ ﷺ کے متعلق ارشاد خداوندی ہے۔

وما اتکم الرسول فخذوہ. وما نھاکم عنه فا نتھُوا (الحشر)

ترجمہ:۔ جو کچھ تمہیں رسول دے اس کو لے لو اور جس سے تم کو منع کرے اس سے باز آؤ۔

اور حضور ﷺ کی صفات میں سے یہ صفت بھی بیان کی گئی ہے۔

یحل لھم الطیبات و یحرم علیھم الخبائث (اعراف ۱۵۷)

رسول اللہ ﷺ پاک چیزیں لوگوں لے لئے حلال ٹھہراتے ہیں۔ اور ناپاک اشیاء کو حرام قرار دیتے ہیں۔

اس لحاظ سے منشیات میں سے بعض خبائث کے درجہ میں ہیں اور بعض مسکر اور مضر جس سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

نھی رسول اللہ ﷺ عن کل مسکر و مفتر

رسول اللہ ﷺ نے ہر نشہ اور مفتر سے منع فرمایا ہے۔ (ترمذی)

قال العلماء المفتر ما یورث الفتور ولخدر فی الاطراف و حسبک بھذا الحدیث دلیلاً علی تحریمه. وانه یضر بالبدن والروح ویفسد القلب و یضعف القوی و یغیر اللون بالصفرة.

علماء نے کہا ہے کہ مفتر وہ ہے جو اعضاء میں ڈھیلا پن پیدا کرے اور سگریٹ نوشی کی حرمت پر یہ دلیل تیرے لئے بس ہے۔

سگریٹ نوشی بدن کے لئے مضر اور روح کے لئے بھی اور دل کو فاسد، قوی کو کمزور اور رنگ کو زرد بنا کر تغیر کا باعث ہے۔

وعن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کل مسکر خمرو کل خمر حرام (وفی روایة مسلم) کل مسکر حرام.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز شراب (کے حکم میں ہے) اور ہر شراب حرام ہے۔ اور مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ ہر نشہ آور (چیز) حرام ہے۔

فی روایه کل مسکر حرام وما اسکر الفرق منه فملاء الکف منه حرام وفی روایه احمدما سکر کثیرہ فقلیله حرام

اور ایک روایت کے الفاظ درجہ ذیل ہیں کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جو مقدار (ایک پیمانہ) اس سے نشہ پیدا کرے تو ایک چلو بھی اس سے حرام ہے۔ اور روایت احمد میں یوں ہے کہ جس کے کثیر مقدار نشہ آور ہو تو اس سے کم مقدار بھی حرام ہے۔ (افیون، کوکین، بھنگ گانجھا اور ہیروئن کا حکم یہی ہے)

شریعت اسلامیہ نے بدبودار، گندی اور نقصان دہ چیزوں سے منع فرمایا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ تمباکو خوری، سگریٹ نوشی میں گندگی، بدبو اور بہت سارے نقصانات ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے پیاز اور لہسن کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ

من اکل ثوماً او بصلاًفلیعتزلنا ولیعتزل مسجدنا ولیقعد فی بیته. (متفق علیه)

ترجمہ:۔ جس نے لہسن یا پیاز کھایا تو چاہیے کہ ہم سے دور رہیں اور ہماری مسجد سے بھی دور رہے اور چاہیے کہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔

ظاہر ہے کہ یہ ممانعت بدبو کی وجہ سے ہے۔ ورنہ پکا کر کھانے کی تو رخصت ہے۔ (کمارواہ الترمذی)

اس قسم کی روایت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی منقول ہے۔ (ترمزی صفحہ ۳ جلد ۲ کتاب الاطعمہ)

علماء نے لکھا ہے کہ والدخان اشد از عاجاً من الثوم والبصل علامہ انور شاہ کشمیریؒ لکھتے ہیں کہ اجتمعت الامة علی اباحته نعم فیه رائحة کریهة فیکون مکروها عنداوقات الاذکار و کذالک حال النتن (تمباکو) وما قیل انه حرام فانه انما کان الملوک منعو الناس عنه و قد ذکرت ان الشیئی المباح یصیر حراماً بمنع خلیفة وامام ولم یقل بتحریم الثوم الاابن حرم و قد تعسر علیه الامر فقها وحدیثا. (العرف الشذی صفحہ ۳ جلد ۲)

ترجمہ:۔ سگریٹ نوشی کی بدبو لہسن اور پیاز سے سخت ہے۔ امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ لہسن اور پیاز مباح ہیں۔ ہاں اس میں بدبو موجود ہے۔ تو اذکار کے اوقات میں یہ مکروہ ہوں گے اور اسی طرح تمباکو کا حال ہے (یعنی بدبودار ہے۔ اور جو یہ کہا گیا ہے کہ یہ (تمباکو) حرام ہے تو وہ اس لئے کہ بادشاہوں نے لوگوں کو اس سے منع کیا ہے اور یہ بات (اپنی جگہ) ذکر کی گئی ہے کہ ایک مباح چیز خلیفہ اور امام کے منع کرنے سے حرام ہو جاتی ہے۔ اور ابن حزمؒ کے سوا کسی نے لہسن کی حرمت پر قول نہیں کیا ہے اور تحقیق اس پر فقہی اور حدیثی لحاظ سے یہ مسئلہ مشکل ہو گیا ہے۔

شراب اور جوئے کی حرمت سے پہلے جو آیت اتری تھی اس میں کہا گیا تھا کہ واثمهما اکبر من نفعهما۔ ''شراب اور جوئے کا گناہ اس کے نفع سے بڑھ کر ہے''۔ اگر اسی پر نظر غائر سے سوچیں تو دیگر اشیاء مسکر و مفتر میں بوجہ اتم یہ علت موجود ہے۔ بلکہ ہم کہہ

سکتے ہیں کہ

والدخان ضررہ اکبر من نفعہ بل کلہ ضرر

''سگریٹ نوشی کی ضرر اس کے نفع سے بڑھ کر ہے بلکہ وہ تو پوری کی پوری ضرر ہی ضرر ہے۔''

تمام نشہ آور اشیاء میں فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہی نقصان ہے۔مزید برآں ہم دیکھتے ہیں کہ ان چیزوں میں ہلاکت کے اسباب پائے جاتے ہیں۔اور ارشاد خداوندی ہے کہ

ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیماً"

اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ تم پر بے حد رحم کرنے والے ہیں۔اور فرمایا

ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکہ.

''اور اپنے آپ کو اپنے ہی ہاتھوں سے ہلاکت میں مت ڈالو''۔

خود کو قتل کرنا اور ہلاکت میں ڈالنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

علماء نے کہا ہے۔

"والدخان قتل بطیئی للنفس"

''کہ سگریٹ نوشی نفس کے لئے سست رفتار سے قتل ہے۔اور یہ بھی کہا ہے کہ:

الدخان یوقع فی الامراض المھلکہ کالسرطان والسل.

''سگریٹ نوشی (انسان کو) مہلک امراض میں ڈالتی ہے جیسے سرطان اور سل کی بیماری۔

سگریٹ نوشی سے تو ہیروئین جیسی مہلک چیز تو ظاہر ہے کہ اس کے عادی کا انجام کیا ہوتا ہے اور یہی بیماری دوسری اشیاء مثلاً بھنگ، چرس سے بھی پیدا ہوتی ہیں اور حقہ کا ضرر اس سے کم نہیں۔اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ شریعت مطہرہ نے ہمیں تبذیر اور اسراف سے منع کر کے سخت وعید سنائی ہے۔ارشاد خداوندی ہے کہ:

ولا تبذر تبذیراًان المبذرین کانو اخوان الشیاطین و کان الشیطن لربہ کفورا (بنی اسرائیل صفحہ ۲۶،۲۷)

ترجمہ: اور (مال کو) فضول مت اڑاؤ، اڑا کر، تحقیق فضول اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا ناشکرا ہے۔نیز ارشاد فرمایا کہ

وکلو واشربو ولا تسرفوا

''اور کھاؤ اور پیئو اور اسراف نہ کرو''۔(اعراف صفحہ ۳۱)

تمباکو، سگریٹ نوشی وغیرہ تبذیر اور مال کا اسراف (فضول اڑانا) ہے۔

عن النبی ﷺ ان قال ان الله حرم علیکم عقوق الامهات ووآدالبنات ومنعاوهات وکره لکم قیل وقال وکثرة السوال واضاعة المال. (متفق علیه)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے تم پر ماں کی نافرمانی اور لڑکیاں زندہ درگور کرنا حرام کیا ہے اور منع کرنا اور لینا بھی قیل وقال کو تمہارے لئے پسند نہیں کیا اور زیادہ پوچھنا (یا ضرورت سے زیادہ مانگنا) اور مال کا ضائع کنا پسند نہیں فرمایا۔

اور یہ ظاہر ہے کہ نشہ آور اشیاء میں اضاعت مال (مال کا ضائع کرنا) ہے جو کہ ناپسندیدہ فعل ہے۔ اور ایک ارشاد نبوی ﷺ میں الفاظ یوں ہیں کہ

لاتزول قدما عبد حتی یسئل عن اربع عن عمره فیم افناه و عن علمه ما فعل به وعن ماله من این اکتسبه و فیما انفقه وعن جسمه فیما ابلاه.(رواه الترمذی)

قیامت کے دن اللہ کے حضور کوئی شخص حرکت نہ کر سکے گا۔ جب تک کہ اس سے چار باتوں کے بارے میں باز پرس نہ ہو۔ زندگی کیسے بسر کی؟ بدن اس سے کس طرح استفادہ کیا؟ دولت کیسے کمائی اور کیسے خرچ کی؟

دولت کا اس سے بیجا استعمال کیا ہوسکتا ہے کہ آدمی اسے تمباکو کے دھوئیں کی شکل میں جلا کر راکھ کردیتا ہے۔ جب کہ گھر، خاندان اور دینی وملی ضروریات، پیسہ نہ ہونے کے باعث ادھوری رہ جاتی ہیں۔ تمباکو نوشی کی عادت انیسویں صدی عیسوی میں رواج پذیر ہوئی۔ مصر، ایران اور برصغیر کے علماء فقہاء نے (جن کا شمار اس وقت کے ممتاز اصحاب علم وفضل میں ہوتا ہے (انسانی جسم پر اس کے اثرات بد کا عمیق نظر سے جائزہ لیا (یاد رہے کہ روایتی طور پر ہر فقیہہ ایک تجربہ کار ''طبیب'' بھی ہوتا تھا) انہوں نے قرار دیا کہ تمباکو ایک نجس اور انسانی جسم کی نشو ونما کے لئے مضر ہے۔

وقال نبی صلی الله علیه وسلم کل امتی معافی الاالمجاهرین (متفق علیه)

(والمدخن مجاهر بالمعاصی لا یعافی من ذنبه)

بعض الناس لا یقنعون بتحریم الدخان ، رغم الادلةالکثیرة المتقدمة علی تحریمه، ولا سیما المدفعین الذین یدافعون عن انفسهم فنقول لهم:

اذا لم یکن الدخان محرما فلما ذالا یشرب فی المساجدواماکن المقدسة؟بل تشربونه فی الحمامات وآماکن اللهو والمحرمات والبعض یقول انه مکروه فنقول لهم.

اذا کان مکروها فلما اذا تشربونه والمکروه اقرب للحرام منه للحلا ل واسمعوا هذا الحدیث الذی یقول فیه رسول الله صلی الله علیه وسلم.

الحلال بین والحرام بین وبینهما امور مشتبهات لا یعلمهن کثیر من الناس فمن اتقی الشبهات قد

استبراء لدینه و عرضه. ومن وقع فی الشبهات وقع فی الحرام کالراعی یرعی حول الحمی یوشک ان یرتع فیه .....(متفق علیه)

قال تعالی عن طعام اهل النار. لا لیمن ولا یغنی من جوع(الغاشیه)

(والدخان لا یسمن ولا یغنی من جوع لطعام اهل النار)

وقال علیه السلام لا ضرر ولا ضرار(روه صحیح احمد)

(والدخان یضر صاحبه و یوذی جاره و یتلف ماله)

وقال صلی الله علیه وسلم:من کان یومن بالله والیوم الاخر فلایوذ جاره. (رواه البخاری)

(والدخان یوذی برائحته زوجته واولا ده و جیر انه لا سیماالملئکة والمصلین)

وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم:من اذی مسلما فقداذانی ومن اذانی فقد اذی الله:(رواه الطبرانی فی الاوسط عن انس رضی الله عنه باسناد حسن)

سگریٹ نوشی وغیرہ سے اجتماعی ضرر:۔

۱)سگریٹ نوشی سے ہوا غبار آلود رہتا ہے۔خصوصاً جب کہ کسی کمرہ یا گاڑی میں کی جائے۔تو تمام حاضرین کو تکلیف پہنچتی رہتی ہے۔بعض اوقات حاضرین میں اس کے بچے اور بیوی بھی ہوتے ہے۔

۲)اور یہ ایک ایسا مرض ہے جس سے اس کا عادی بے باک ہو جاتا ہے۔سگریٹ نوشی وغیرہ کے وقت اپنے باپ، اپنی والدہ اور اپنے کسی بڑے اور بزرگ شخصیت کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی اور نہ ہی کسی مریض کا لحاظ رکھتا ہے۔یہاں تک جہاں لکھا جاتا ہے (No smoking)وہاں بھی کش لگالیتا ہے۔

۳)سگریٹ نوشی سے دل میں کمزوری پیدا ہوتی ہے۔

۴)جہاں سگریٹ نوشی ہوتی ہے وہاں چار گھنٹے بیٹھنا دس (سگائر) پینے کے برابر ہے۔

۵)حاضرین اور خود اس کا عادی زکام اور کھانسی میں مبتلا رہتا ہے۔

۶)زندگی کے لئے دو عنصر اہم ہیں پانی اور ہوا۔جس طرح پاکیزہ زندگی کے لئے پاک وصاف پانی کی ضرورت ہوتی ہے ایسا ہی صاف وشفاف ہوا بھی ضروری ہے۔

وفی الحدیث قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما مثل الجلیس الصالح وجلیس السوء کحامل المسک ونافع الکیر فحامل المسک اما ان یهدیک واما ان تبتا ع منه واما ان تجد منه ریحاطیبه.

وناجخ الکیر امان یحرق ثیابک واما ان تجد منه ریحا خبثیه (متفق علیه)

حدیث سے چند باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

الف) نیک ہم نشین جس سے فائدہ حاصل ہوتا ہے۔جس کی تشبیہ عطار سے دی گئی ہے یا تو وہ خوشبو دیگا یا اس سے تو خرید لے گا ورنہ اس خوشبو کو تو سونگھ سکے گا۔

ب) برا ساتھی اس کی مثال حداد سے دی گئی جو کہ سگریٹ نوشی کے مشابہ ہے یا تو سگریٹ نوشی تیرے کپڑے جلادے گا اور یا اس کی بدبو تجھ پر لگے گی۔

منشیات کا اخلاقی پہلو:۔

۱) نشوں کے عادی نوجوان عموماً چور ہوا کرتے ہیں جو کہ نشے کی خاطر ہمسایہ اوا پنے گھر بلکہ بسا اوقات اپنے والد اور بیوی تک کو بھی معاف نہیں کرتے اور کبھی کبھی عصمت فروشی پر بھی اتر آتا ہے۔ایک اندازے کے مطابق ۹۰ فیصد چور نشائی ہوتے ہیں۔

۲) سگریٹ نوشی وغیرہ منشیات مقدس مقامات جیسے مساجد، محافل حسنہ اور دینی اجتماعات میں استعمال نہیں ہوتے بلکہ ان کے استعمال کی جگہیں برے مجالس، شراب خانے، قہوہ خانے، ہوٹل، سینما حال، ڈانس کلب اور بیت الخلاء جیسے ناپاک مقامات ہوتے ہیں۔

۳) ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ منشیات کے اثرات میں سے ایک یہ ہے کہ اس سے اعصاب میں کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ایسا شخص بڑا غصہ ناک، جھگڑالو، گالی دینے والا اور معمولی بات پر لڑنے والا ہوتا ہے۔لوگوں سے اس کا معاملہ بھی سخت ہوا کرتا ہے۔یہاں تک اپنے اہل وعیال کے ساتھ بھی خصوصاً اس وقت جب کہ نشہ آور چیزیں سگریٹ اور نسوار وغیرہ نہ ہوں کبھی کبھی مارنے کے درپے ہوتا ہے۔ تو کبھی بکواس بکتا ہے اور کبھی کفریہ کلمات منہ سے نکالتا ہے اور کبھی نشہ میں آکر اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے۔رنگ کو زرد کر دیتی ہے اور خصوصاً دانت کو۔بلغم کھانسی پیدا کرتی ہے۔قوت باہ کو کمزور اور تپ دق، ٹی بی اور ہارٹ فیل ہو کر موت کا باعث ہوتا ہے۔

۴) منشیات کا عادی عموماً سائل نظر آتا ہے۔کبھی سگریٹ اور کبھی نسوار مانگ کر اپنے آپ کو ذلیل رسوا کر دیتا ہے۔اگر کبھی بھوک کی حالت میں ہوتا ہے تو روٹی نہیں مانگتا بلکہ نشہ آور چیز کی تلاش میں پھرتا رہتا ہے۔

۵) سگریٹ نوشی وغیرہ آدمی کو بے باک بناتی ہے یہاں تک کہ بعض نشہ کے عادی قسم کے لوگ رمضان المبارک کا احترام و تقدس کو بھی پامال کرتے رہتے ہیں۔اس طرح ایسے لوگ شریعت اور قانون کو بالائے طاق رکھ کر دندناتے پھرتے رہتے ہیں۔

۶) جہاں لڑکوں اور خصوصاً طلبہ میں یہ موذی امراض پھیلا ہے وہاں ان لڑکوں اور طلبہ کی اخلاقی حالت بگڑتی نظر آتی ہے اور ایسے لڑکے عموماً بداخلاق اور بے ادب ہوتے ہیں۔

۷) جن عورتوں میں منشیات کی عادت ہوتی ہے ان کے چہروں سے حسن وخوبی چلی جاتی ہے۔منہ سے بدبو آتی ہے۔جس کا اثر اولاد پر بھی ہو رہا ہے۔(وفی الحدیث)

لعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم المتشبہات من النساء بالرجال والمترجلات من النساء (رواہ

البخاری)

۱)الحنفیه:قال فی تنقیح الحامدیه لا بن عابدین .

ان ثبت فی هذاالدخان اضرار صرف خال عن المنافع فیجوزالافتاء بتحریمه (وقد ثبت الان ضرره فی الصحة والمال والاخلاق والمجتمع)وقال فی دار المختار من الجزء الخامس من کتاب الاشربة.

والنتن یدعی شاربه انه لا یسکر، وان سلم له فانه مفتروهو حرام. لحدیث الامام احمد عن ام سلمه رضی الله تعالی عنه نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن کل مسکر و مفتر. (والدخان مضر باعتراف المدخنین والاطباء ولذی التجارب)

۲)وعند الشافعیه:قال فی بغیة المسترشدین:

یحرم بیع التنباک ممن یشربه او یسقیه غیره .والتنباک معروف من اقبح الحلال ، او فیه ذهاب الحال والمال ولایختار استعماله ذومروة من الرجال.

وقد فطن الشیخ القلیوبی لا ضرار الدخان فحرمه و کان عالما وطبیباًویقول الباجوری فی حاشیته علی ابن قاسم :

وقد تعتریه الحرمة ان تیقن ضرره (وقد تحقق ضرره ،الان باجماع الاطباء)

۳)الحنابله :منهم الشیخ عبدالله بن الشیخ حسین قال:

وبما ذکرنا من کلام رسول الله صلی الله علیه وسلم وکلام اهل العلم یتبین لک تحریم النتن الذی کثر فی هذا الزمن استعماله.

وممن حرمه من علماء مصر الشیخ احمد السنهوری الحنبلی

۴)المالکیه:واجاب الشیخ خالد بن احمد المکی من فقهاء المالکیه بقوله لا یجوز امامة من یشرب التنباک ولا الاتجاربه ولا یمابسکر

وممن حرم الدخان من علماء المالکیه الشیخ ابراهیم الاقانی وغیره

۵)والذی قال من الفقهاء بحله او انه تعتریه الاحکام الفقهیه الخمس فذلک قبل اکتشاف ضرره فی الطب الحدیث وقد ثبت الان ضرره، فلا اختلاف فی تحریمه ولو وجدوا فی زماننا والطلعوا علی اضراره لحرموه. (۱)(حکم الاسلام فی التدخین علی صفحه ۲۸تا ۳۰، ضوء للطب والدین)

اراء العلماء الکبار

کئی ایک علماء کبار قدیماً وحدیثاً نے تمباکو خوری اور سگریٹ نوشی کے حرام ہونے کا کہا ہے۔ جن میں مندرجہ ذیل علماء کرام قابل ذکر ہیں۔

۱)شیخ بدرالدین الحسینی الدمشقی. وهو محدث کبیر زارالمحافظات السعودیه مع الشیخ هاشم الخطیب والشیخ علی الدقر واستجاب الناس و ترکوه لحرمته.

۲)الشیخ احمد کردی مفتی حلب السابق. وقد حرمه بعدمالمس ضرره.

۳)الشیخ اسعد عبجی مفتی الشافعیه فی حلب وکان یفتی بتحریمه

۴)الشیخ محمد الحامد مدرس حماة

فقال فی کتابه"رد د علی اباطیل"

وبعد فالذی ینبغی ان یعتمد للافتاء باناطه الامربالضر رو عدمه فمتی ثبت ضرره حرم تناوله.

وارانی امیل الی تحریمه لما وردمن الایات ووالاحادیث وقد التزمت خطه هی اننی لا اقدمه الی ضیفی ، واعتذر انه سم ولا احب ان اسم ضیفی ویستاذننی فانکر علیهم

وفشوه بین الناس لا یخفف عن حکمه

وقال ایضاًالاتری ان عموم الربا فی المعاملات لا یحله

وقد کشف الطب الحدیث ضرره

ویذالک قطعت جهیزة قول کل خطیب

ولو ان الفقهاء افتوا بتحریمه وفطمو انفسهم عنهونهوا الناس لکانو اسوة حسنه ولا فلح الناس.

۵)وقد حرمه الشیخ مصطفی الحمامی من مصر فی کتابه"النهضه الاصلاحیه صفحه ۲۸۹"

اما ان بعض العلماء قال بتحریمه فهو مما لاشک فیه وخصوصاًفی الاماکن المحترمه کمجالس القرآن والمساجد و مجالس الذکر ، وانی لا انردد فی الحکم علی تناوله بالتحریم عن من یضرهم فی ابدنهم فان المحافظة علی الصحة فریضه.

۶)اصدر مشائخ الحجاز فتوی بتحریم الدخان والتنباک وممن حرمه

۱)سماحه الشیخ عبدالعزیز بن باز

۲)والشیخ محمد بن ابراهیم

۳)والشیخ عبدالرحمن بن ناصر السعدی

۴)والشیخ عبدالله بن علی الغضیه

۵)والشیخ عبدالرازق العفیفی

۲)والشیخ ابو بکر الجزائری

المدرس فی الجامعه الاسلامیه فی المدینه المنوره وقد الف بعضهم کتباًفی تحریم الدخان

۱)(حکم الاسلام فی التدخین علی ضوء الطب والدین صفحه ۳۰ تا ۳۲)

رای الشیخ عمر بن احمد المصری الحنفی.

الدخان خبیث ثبتت حرمته عند کثیر من العلمائالمعتمد علیهم فی مصروفی دیار الروم والحجاز والیمن . وحرمته لا یتوفف فیها الامخذول مکابر معاند قداعمی الله بصیرته لانه مسکر خبیث یضر بالبدن ولقلب ولادین والمال وقد شوهد من متعاطیه السکر والحدث وسوء الخلق عند فقده واکل النار له وهو لا یشعر ولا یحس بها.

رای الشیخ بن علان الصدیقی الشافعی.

قال رحمه الله تعالی فی اعلام الاخوان بتحریم تناول الدخان وقد اتفق العلماء علی حفظ العقول و صونها عن المفترات والمحذرات . وکل من امتص هذا الدخان مقر بانه لا بدان یلوخ اول تناوله و یکفی ذلک دلیلا علی التحریم لان کل ما غیر العقل بوجه من الوجوه او اثرفیه بطریق تناوله حرام. قال صلی الله علیه وسلم "کل مسکر حرام "والمراد بالاسکار فیه الاسکار القوی، ای مطلق التغطیه علی العقل . وان لم یکن معه الشدة المطربه ولا شبهه انها حاصلة لکلِ متناول اول تناوله ، وکونه اذا تناوله بعد لا یوثر فیه ذلک لا یضر ثبوت سبب التحریم. لان مدمن الخمر اذا اعتادها لا تو ثرفیه تغیر اصلا. ملایخرجها ذلک عن کونها حرا ما اعتبار ا باصل التغیر الثابت فیها للعقول فکذا فیما نحن فیه انتهی.

فتوی سماحة المفتی الاکبر فی المملکةالعربیهالسعودیه الشیخ محمد بن ابراهیم آل الشیخ رحمه الله تعالیٰ.

لاریب فی خبث الدخان ونتنه واسکاره احیانا وتغیره وتحریمه بالتقل الصحیح والعقل الصریح

وکلام الاطباء والمتعبدین.

فتوی الشیخ محمد بن صالح العیثمین.

شرب الدخان محرم وکذالک الشیثه . والدلیل علی ذلکقوله تعالی ولا تقتلوا انفسکم ان الله کان بکم رحیما وقوله تعالی. ولا تلقو ا بایدیکم الی التهلکة. وقد ثبت فی الطب ان هذا الاشیاء مضر واذا کان مضرا کان حراماًودلیل آخر قوله تعالی، ولا تؤتو االسفهاء اموالکم التی جعل الله لکم قیما.فنهی عن اتیان السفهاء اموالنا لا نهم یبذرونها و یفسدونها ولا ریب ان بذل الا موال فی شراء الدخان والشیشه انه تبذیر وفساد لها فیکون فنهیا عنه بدلاله هذه الایة ومن السنة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن اضاعة المال وبذل الاموال فی المشرویات من اضاعة المال ولا ن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا ضرر ولا ضرار. وتناول هذه الاشیاء موجب للضرر ولان هذا الاشیاء توجب الانسان ان یتعلق بها فاذا فقدها ضاق صدره وضاقت علیه الدنیا فادخل علی نفسه اشیاء هو فی غنی عنها.(ا)تذکیر النفوس النبیله. باضرار الشیشه صفحه ۱۴)

وایضاًمن مجلة الجندی المسلم ۳۲اللجنة

شرب السجائر والشیشه حرام انما فی ذلک من الضرر وقد قال النبی صلی الله علیه واله وسلم لا ضرر ولا ضرار. ولا نهما من الخبائث وقد قال الله تعالیٰ ویحل لهم الطیبات ویحرم علیهم الخبائث وانفاق المال فی ذلک من الاسراف وقد نهی الله تعالی عن ذلک فقال . ولا تسرفوا انه لا یحب المسرفین واذا لعب الشیطان بالانسان فشربهما فقد اساء وعلیه التوبه والاستغفار عسی ان یغفر الله له ویتوب علیه واذا حصل ذلک منه فی حج او عمرة لم یفسد حجه ولا عمرته وصلی الله علی نبینا محمد وآله وصحبه وسلم.(فتوی اسلامیه لمجموعة من العلماء صفحه ۹۵ جلد ۳.بقلم فضیلة الشیخ عبدالله بن جار الله الجار الله .)

سگریٹ وغیرہ کی تجارت کے متعلق ایک فتویٰ بھی اللجنة الدائمه نے دیا ہے۔ایک سوال کے جواب میں کہا ہے۔

لا تحل التجارة فی الدخان والجراک وسائر المحرمات لانه من الخبائث ولما فیه من الضرر البدنی والروح والمالی واذا اراد الشخص ان یتصدق به او یحج او ینفق فی وجوه الخیر فینبغی له ان یتحری الطیب من ماله یتصدق به او یحج به او ینفقه فی وجوه البر لعموم قول تعالی.

یاایها الذین امنوا انفقوا من طیبت م کسبتم ومما اخرجنالکم من الارض ولا تیمموا الخبیث منه

تنفقون ولستم یاخذیه الاان تغمضوا فیه. البقره ۲۶۷ .وقوله صلی الله علیه وسلم ان الله طیب لا یقبل الاطیباً(رواه مسلم)الحدیث وبالله التوفیق وصلی الله علی نبینا محمد وصحبه .(التدخین هذا الوباء للقاتل تالیف احمد بن عبدالعزیز الحصین صفحه ۴۱)

اللجنه الدائمه للبحوث العلمیه والافتاء

عضو	عضو	نائب رئیس اللجنه
عبدالله بن منیع	عبدالله بن غدیان	عبدالرزاق عفیقی
	رئیس	
	عبدالعزیز بن عبدالله بن باز	

الشیخ احمد رومیؒ کا ارشاد گرامی:۔

موصوف اپنی کتاب میں "المجلس السادس والتسعون فی بیان نهی من اکل مافیه رائحه کریهه من دخول المسجد" کے ذیل مفصل بیان کے بعد لکھتے ہیں۔

ترجمہ:۔حق یہ ہے ان اشیاء میں نبوت سے پہلے کوئی حکم نہیں اور بعد نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس میں علماء تین قولوں پر مختلف ہوئے ہیں۔

اول:

یہ کہ سب چیزیں حرام ہیں سوا ان کے جس کے مباح ہونے پر دلیل شرعی قائم ہو۔

دوسرا:

یہ کہ تمام چیزیں جائز ہیں سوا ان کے جن کی حرمت پر دلیل کرے۔

تیسرا:

تیسرا قول جو صحیح ہے یہ کہ اس میں تفصیل ہے اور وہ یہ کہ ضرر کی چیزیں حرام ہیں یعنی اصل اسی میں حرمت اور نفع دینے والی چیزیں مباح ہیں۔یعنی اصل اس میں جائز ہوتا ہے۔بدلیل قول الٰہی کے

هوالذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً.

"اللہ وہی ہے۔جس نے پیدا کیا تمہارے واسطے جو کچھ زمین میں ہے سب کو"

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو احسان کی جگہ فرمایا ہے اور احسان صرف حلال، جائز سے ہوتا ہے۔پس اللہ تعالیٰ نے

گویا یہ فرمایا کہ:۔

هو الذی خلق لا جلکم جمیع ما فی الارض من المنافع لتنتفعوا بها.

وہی ہے۔جس نے تمہارے لئے زمین کے سارے منافع پیدا کردیئے تاکہ تم اس سے فائدہ لو۔

پھر آخری بات فرماتے ہیں کہ:

وعلی هذا القول الثالث الصحیح بخرج حکم هذا الدخان ایضاً فانه لو کان نافعاًلکان الاصل فیه الاباحة لکن قد ثبت باخیار الحذاق انه مضر ولو فی الاجل فیکون الاصل فیه الحرمة بل لو وقع الشک فی امره لغلب جانب الحرمة کما هو القاعدة الشرعیة الخ(۱) (مجالس الابرار صفحہ ۵۵۲ مجلس نمبر ۹۶)

ترجمہ:اوراسی تیسرے صحیح قول پر حقہ (چلم وسگریٹ) کا حکم بھی نکل آتا ہے۔کیونکہ وہ اگر مفید ہوتا تو اصل میں جواز ہوتا لیکن حاذق طبیبوں کے بیان سے ثابت ہوا ہے کہ وہ مضر ہے اگر چہ آئندہ چل کر ہو۔لہذا اصل اس میں حرمت ہے بلکہ اگر اس میں شک ہوتا تو اسی حرمت کی جانب کو غلبہ ہوتا جیسا کہ یہی شرعی قاعدہ ہے۔

موصوف نے مالکی مذہب کے ایک عالم کا قول نقل کرکے فرمایا ہے کہ:

هو ان استعمال الدخان حرام کا صله لا ن اصله الخشب والنار.

''اور وہ یہ کہ حقہ سگریٹ کا استعمال حرام ہے کیونکہ اس کا اصل لکڑی اور آگ ہے'' پھر (آگے فرماتے ہے) کیونکہ لکڑی ہی کے اجزاء آگ کے اجزاء میں ملے ہوئے ہیں اور وہ باعتبار اپنی اجزاء ناری کے جو اس میں ہیں محرم الاستعمال ہے۔بدلیل قولہ تعالی:

ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلماًانما یاکلون فی بطونهم ناراً.

''کہ جو لوگ کھاتے ہیں یتیموں کے مال ناحق وہ کھاتے ہیں اپنے پیٹ میں آگ''۔

فدل النص علی حرمة النار فیحرم الدخان الحاصل منها.

''پس اس آیت نے آگ کا حرام ہونا بتلایا پس دھواں (حقہ،سگریٹ) حرام ہوا جو آگ سے نکلتا ہے'' اور یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی نے اس کو (یعنی آگ کو) عذاب کی چیز بنایا چنانچہ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کے حق میں فرمایا ہے کہ:

لما امنوا کشفنا عنهم عذاب الخزی فی الحیوة الدنیا فان العذاب المکشوف عنهم کان دخاناً.

''جب وہ ایمان لائے تو کھول دیا ہم نے ان پر سے ذلت کا عذاب دنیا کی زندگی میں کیونکہ جو عذاب ان پر سے دفع ہوا تھا وہ دھواں تھا''۔

اور آیت میں فرمایا کہ۔**یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس هذا عذاب الیم.**

''پس راہ دیکھ تو اس دن کی کہ لائے گا آسمان صریح دھواں جو گھیر لے گا لوگوں کو یہ ہے دکھ کا عذاب''۔اور مراد ''دخان'' سے

جوآیت میں مذکور ہے ایک کےقول کے موافق حقیقی معنی میں ہے۔اوراس قول کے مطابق مضمون آیت کا اس بارہ میں صریح ہے کہ:

فی کون الدخان عذاباالیماًومابه التعذیب یحرم استعماله.

''دھواں سخت عذاب ہےاور جس چیز سے تعذیب ہواس کا استعمال حرام ہے۔کیونکہ **فان الفقهاء قداتفقوا علی وجوب الفرار من محل العذاب کبطن محسر** تمام فقہاءمحل عذاب سے بھاگنے کےواجب ہونے پر متفق ہیں۔جیسےبطن محسر اورمحسر ایک میدان کا نام ہے جہاں اللہ تعالی نے اصحاب الفیل کوہلاک کیا تھااور **فاذا وجب الفرار من محل العذاب فوجوب الفرار ممابه العذاب اولی** ۔(مجالس الابرار صفحہ۵۵۳مجلس نمبر۹۶)جب محل عذاب سے بھاگناواجب ہواتو جس چیز سے عذاب ہوا ہواس سے بدرجہ اولی بھاگناواجب ہے۔

شیخ احمد بن رومیؒ آگے فرماتے ہیں:

(ترجمہ)پھر حقہ(سگریٹ وغیرہ) پینے والوں کوتو دیکھتا ہے کہ ان کے حلق اور ناک سے دھواں نکلتا ہےاور اس میں دوزخیوں کی اوران شریرلوگوں کی مشابہت ہے جوآخرزمانہ میں ہلاک ہوں گے۔چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ آخرزمانہ میں دھواں پیدا ہو کرتمام زمین کوبھردے گا۔لوگوں پر چالیس دن تک رہے گا۔مومن کوتو صرف اس کا اتنا اثر پہنچے گا جیسے زکام کی حالت۔

واما الکافر فیخرج من انفه واذنیه وعینیه حتی یصیر احدهم کالراس الحنیذ ای المشوی فلا ینبغی للمومن آن یتشبه باهل العذاب ولا ان یستعمل ما هو من نوع العذ اب (ایضاصفحہ۵۵۳)

ترجمہ:رہا کافرسواس کی ناک سےاورکانوں سےاورآنکھوں سے(دھواں) نکلے گا۔یہاں تک کہ ایک ایک کا سر جلی بھنی ہوئی سری کی طرح ہوجائیگا۔پس مومن کومناسب نہیں کہ عذاب والوں کے مثل بنیں اورنہ یہ کہ ایسی چیزاستعمال کریں جوایک قسم کاعذاب ہو۔

مولانا مفتی عزیز الرحمٰنؒ کافتوی:۔

ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ:

تمباکو کھانا،پینا،سونگھنا مباح ہے مگر غیراولی ہے۔جس کا حاصل یہ ہے کہ مکروہ تنزیہی ہے۔اورتجارت تمباکو کی درست ہے اس کے گھر کا کھانا جائز ہے۔واللہ تعالی اعلم۔(تفاوی دارالعلوم دیوبند(عزیز الفتاوی صفحہ۷۴۸جلد۱)

اور حقہ کے متعلق ایک سوال کے جواب میں فرمایا''حقہ پینا شرعاً مباح ہے اس کے پینے والے کوسلام کرنا درست ہے۔(ایضاصفحہ۷۴۷،جلد۱)۔

افیون اورچرس گاڑی پرلادکرکہیں پہنچانااوراس سے اجرت لینے کے متعلق ارشادفرماتے ہیں کہ اس صورت میں بوجہ اعانت علی المعصیۃ اجارہ مکروہ ہے۔واللہ تعالی اعلم(ایضاصفحہ۷۶۶،جلد۱)۔

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کا ارشاد:۔

حقہ اور تمباکو کے متعلق ایک سوال کے جواب ارشاد فرماتے ہیں کہ حقہ پینا، تمباکو کا کھانا یا سونگھنا مکروہ تنزیہہ ہے۔ اگر بو آوے، ورنہ کچھ حرج نہیں۔ اور حقہ تمباکو فروش کا مال حلال ہے، ضیافت بھی اس کے گھر کھانا درست ہے۔ (فتاوی رشیدیہ صفحہ ۵۵۰)

مفتی اعظم مولانا محمد شفیعؒ کا فتوی:۔

آپ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔ گانجھا جو مسکر ہے پینا ناجائز ہے اور پینے والا فاسق ہے اور فاسق کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے۔ لہذا ایسے امام کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہیے جو گانجھا پیتا ہو لیکن جو نمازیں پڑھی گئی ہیں ان کو لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ (فتاوی دار العلوم دیوبند امداد المفتین صفحہ ۳۱۹ جلد ۲)۔

......☆☆☆☆☆......